www.KitaboSunnat.com

شیخ الحدیث حافظ عبدالستار حماد☆

[فَاقْرَءُ وْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ]

''جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکو پڑھ لیا کرو۔''

شیخ الحدیث مولانا ابو محمد عبدالستار حماد حفظہ اللہ کا 'درسِ حدیث' صحیح بخاری کی 'کتاب التوحید' سے متعلق ان کی تصنیف سے ماخوذ ہے۔ محترم حافظ صاحب حفظہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے اس امتیاز سے نوازا ہے کہ آپ جہاں حدیث وعلوم حدیث پر گہری نظر رکھتے ہیں، وہاں قرآن وعلوم قرآن کے بھی متخصص ہیں، کیونکہ آں جناب حفظہ اللہ جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ کے كلِّية القرآن الكريم سے سندِ فضیلت رکھتے ہیں اور آپ نے عالم مصر کے مشائخ اہل فن اور کبار اساتذہ سے قراءات وعلومِ قراءات کا درس لیا ہے۔ مدینہ منورہ یونیورسٹی میں آپ نے مولانا حافظ عبدالغفار اعوان حفظہ اللہ (مرکزی راہنما جماعۃ الدعوۃ)، مولانا حافظ عبدالرشید خلیق حفظہ اللہ (مدرس جامعہ لاہور الاسلامیہ)، شیخ القراء قاری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ اور شیخ القراء قاری اَحمد میاں تھانوی حفظہ اللہ وغیرہ کے ہمراہ درسِ قراءات لیا۔ [ادارہ]

[۷۵۵۰] حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال:حدثني عروة أن المسور بن مخرمة وعبد الرحمن بن عبد القاري حدَّثاه أنهما سمعا عمر بن الخطاب يقول: سمعت هشام بن حكيم يقرأ سورة الفرقان فی حياة رسولِ اللهﷺ فاستَمَعْتُ لقراء ته فإذا هو يقرأ على حروفٍ كثيرة لم يقرئنيها رسولُ اللهﷺ فكِدْتُ أساوره فی الصلاة فتصبَّرتُ حتى سلَّم فلبَبْتُه بردائه فقلت : من أقرأكَ هذه السورة التی سمعتُكَ تَقْرأ؟ قال: أقرأنِيهَا رسولُ اللهﷺ فقلت:كذبت أقرأنيها على غير ما قرأت فانطلقتُ به أقودُه إلى رسولِ اللهﷺ فقلت:إنِّی سمعتُ هذا يقرأ سورة الفرقان على حروف لم تقرئنيها فقال: «أرسله ، اقرأ يا هشام» فقرأ القراء ة التي سمعتُه فقال رسولُ اللهﷺ:«كَذَلِكَ أُنْزِلَتْ»ثم قال رَسُوْلُ اللهﷺ «إقْرَأ يا عُمَرُ» فقرأتُ الَّتِيْ أَقْرَأَنِیْ فقال:«كَذَلِكَ أنزِلَتْ ، إنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أنْزِلَ عَلى سَبْعَةِ أحْرُفٍ فَاقْرَءُ وْا مَا تيَسَّرَ مِنْهُ» [صحيح البخاري:۲۴۱۹]

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں سورۃ الفرقان پڑھتے سنا، میں نے ان کی قراءت کی طرف کان لگایا تو وہ قرآن مجید بہت سے ایسے طریقوں سے پڑھ رہے تھے جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائے تھے، قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان پر حملہ کر دیتا، لیکن میں نے صبر سے کام لیا اور جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی گردن میں چادر کا پھندا ڈال دیا اور کہا کہ تمہیں یہ سورت

☆ رئیس مرکز الدراسات الإسلامیۃ، میاں چنوں، خانیوال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح کس نے پڑھائی ہے انہوں نے کہا مجھے اس طرح رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے میں نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو، مجھے تو رسول اللہ ﷺ نے یہ سورت اس طرح نہیں پڑھائی چنانچہ میں انہیں کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا اورعرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں نے اس شخص کو سورۃ الفرقان ایسے حروف پر پڑھتے سنا ہے جو آپ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائے ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دو، ہشام! تم پڑھ کر سناؤ، تو اس نے وہی قراءت پڑھی جو میں نے اس سے سنی تھی۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! اب تم پڑھو، میں نے اس قراءت کے مطابق پڑھا جو آپؐ نے مجھے سکھائی تھی۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس طرح بھی نازل ہوئی ہے۔یہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے اس لیے تمہیں جس قراءت میں سہولت ہو اس کے مطابق پڑھ لیا کرو۔''

فوائد: امام بخاری رحمہ اللہ نے حدیث کے آخری حصہ سے عنوان ثابت کیا ہے کہ جس قراءت میں سہولت ہو اس کے مطابق پڑھو، رسول اللہ ﷺ نے 'پڑھنے' کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف منسوب کیا ہے یہ اس امر کی دلیل ہے کہ قرآن پڑھنا ان کا فعل ہے، کیونکہ اس میں سہولت کا وصف پایا جاتا ہے، لوگ اس میں مختلف ہوتے ہیں، قراءت میں اختلاف ہوسکتا ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ہشام رضی اللہ عنہ کی قراءت میں ہوا مگر قرآن کریم اختلاف کا محل نہیں ہے، کیونکہ وہ اللہ کا کلام ہے اور قرآن مجید سہولت کے مطابق پڑھنا بندوں کا فعل ہے جو مخلوق ہے۔ یہ بھی مطلب ہوسکتا ہے کہ جہاں سے قرآن یاد ہو وہاں سے قراءت کرسکتے ہو اور جس قدر آسانی سے پڑھا جائے اتنا ہی پڑھنا چاہئے البتہ امام کو ہدایت ہے کہ وہ قراءت کرتے وقت اپنے مقتدیوں کا ضرور خیال رکھے۔

ضروری نوٹ

حروف سبعہ کی تعیین میں بہت اختلاف ہے، بعض لوگوں نے اس سے سات لغات مراد لی ہیں، لیکن یہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور ہشام رضی اللہ عنہ دونوں قریشی تھے، ان کی لغت ایک تھی اس کے باوجود ان کا اختلاف ہوا، یہ کوئی معقول بات نہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک ہی آدمی کو قرآن مجید ایسی لغت میں سکھائیں جو اس کی لغت نہ ہو، بعض نے یہ مؤقف اختیار کیا ہے کہ اس سے مراد ایک معنی کو مختلف حروف والفاظ سے اَدا کرنا ہے اگرچہ ایک ہی لغت سے ہو، کیونکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور ہشام رضی اللہ عنہ کی ایک ہی لغت تھی، لیکن اس کے باوجود ان کی قراءت میں اختلاف ہو، اس سلسلہ میں دو باتوں پر اتفاق ہے۔

① قرآن کریم کو سبعہ حروف سے پڑھنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ قرآن کریم کے ہر لفظ کو سات طریقوں سے پڑھنا جائز ہے، کیونکہ چند ایک کلمات کے علاوہ بیشتر کلمات اس اُصول کے تحت نہیں آتے۔

② سبعہ حروف سے مراد ان سات ائمہ کی قراءات ہرگز نہیں ہیں، جو اس سلسلہ میں مشہور ہوئے ہیں، کیونکہ پہلا شخص جس نے ان سات قراءات کو جمع کرنے کا اہتمام کیا وہ ابن مجاہد ہے جس کا تعلق چوتھی صدی سے ہے۔امام جزری فرماتے ہیں کہ میں اس حدیث کو بہت مشکل خیال کرتا تھا حتیٰ کہ میں نے تیس سے زیادہ سال، اس پر غور وفکر کیا، اب میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ قراءات کا اختلاف سات وجوہ سے باہر نہیں ہے وہ حسب ذیل ہیں:

① معنی اور صورت خطی میں تبدیلی کے بغیر صرف حرکات میں اختلاف ہوگا جیسا کہ بخل کو چار اور کلمہ یحسبُ کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دوطرح سے پڑھا گیا ہے۔

② صورت خطی میں اختلاف کے بجائے صرف معنی میں اختلاف ہوگا جیسا کہ فتلقی آدم من ربه کلمات کو دو طرح سے پڑھا گیا ہے:

❶ آدم کی رفعی اور کلمات کی نصبی حالت

❷ آدم کی نصبی اور کلمات کی رفعی حالت۔

③ صورت خطی کے بجائے حروف میں تبدیلی جس سے معنی بھی بدل جائے، جیسا کہ تبلوا کو تتلوا پڑھا گیا ہے۔

④ صورت خطی کے بجائے حروف میں تبدیلی ہوگی، لیکن اس سے معنی نہیں تبدیل ہوگا جیسا کہ بصطة کو بسطة اور الصراط کو السراط پڑھا گیا ہے۔

⑤ صورت خطی اور حروف دونوں کی تبدیلی ہوگی جس سے معنی بھی تبدیل ہوجائے گا أشد منکم کو أشد منهم پڑھا گیا ہے۔

⑥ تقدیم و تاخیر کا اختلاف ہوگا جیسا کہ فیقتلون ویقتلون میں ہے، اس میں پہلا معروف اور دوسرا مجہول ہے اسے یوں پڑھا گیا ہے ویقتلون فیقتلون

⑦ حروف کی کمی وبیشی میں اختلاف ہوگا جیسا کہ وأَوْصٰی کو ووصّٰی پڑھا گیا ہے۔

اس کے علاوہ اظہار و اِدغام، روم واشمام، تفخیم و ترقیق، مدوقصر، امالہ و فتح، تخفیف وتسہیل اور ابدال ونقل وغیرہ جسے فن قراءت میں اصول کا نام دیا جاتا ہے، یہ ایسا اختلاف نہیں ہے جس سے معنی یا لفظ میں تبدیلی آتی ہو۔ [النشر:۱/۲۶]

دورِ حاضر میں بعض اہل علم کی طرف سے دعویٰ کیا جاتا ہے کہ قرآن کریم کی ایک ہی قراءت ہے جو ہمارے مصاحف میں ثبت ہے، اس کے علاوہ جو قراءات مدارس میں پڑھی پڑھائی جاتی ہیں یا بعض علاقوں میں لوگوں نے اختیار کررکھی ہیں وہ سب فتنہ عجم کی باقیات ہیں، ہمارے رجحان کے مطابق مذکورہ دعویٰ بلا دلیل ہے، کیونکہ یہ قراءات صحابہ وتابعین سے تواتر کے ساتھ منقول ہیں اور رسم عثمانی کی حدود کے اندر اور اس کے مطابق ہیں نیز یہ اجماع امت سے ثابت ہیں، جس طرح ہمارے ہاں روایت حفص کے مطابق مصاحف لکھے اور تلاوت کئے جاتے ہیں، اسی طرح شمالی افریقہ اور بعض دوسرے ممالک میں روایت ورش وغیرہ کے مطابق مصاحف لکھے اور تلاوت کئے جاتے ہیں اور وہاں کی حکومتیں بھی سرکاری اہتمام کے ساتھ انہیں شائع کرتی ہیں، میری ذاتی لائبریری میں روایت ورش کا مصحف موجود ہے، حال ہی میں سعودی عرب کے مجمّع الملك فهد (مدینہ طیبہ) نے بھی لاکھوں کی تعداد میں روایت ورش، روایت دوری اور روایت قالون کے مطابق مصاحف ان مسلم ممالک کیلئے طبع کئے ہیں جن میں ان کے مطابق قراءت کی جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم کے متن میں تمام قراءات متواترہ کی گنجائش موجود ہے، اہل علم جانتے ہیں کہ موجودہ مصاحف کے قرآنی الفاظ رسم عثمانی کے مطابق لکھے گئے ہیں اس رسم الخط کی خوبی یہ ہے کہ اس میں تمام قراءات متواترہ کے پڑھنے کا اِمکان موجود ہے اور یہ ساری قراءت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اَطراف عالم میں بھیجے ہوئے نسخوں کے رسم الخط میں سما جاتی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واضح رہے کہ قرآن کریم میں کسی بھی قراءت کے مستند ہونے کے لیے درج ذیل قاعدہ ہے:

''جو قراءت قواعد عربیہ کے مطابق ہو اگر چہ یہ موافقت بوجہ ہو، مصاحف عثمانیہ میں سے کسی ایک کے مطابق ہو خواہ وہ مطابقت احتمالاً ہو نیز وہ صحیح متواتر سند سے ثابت ہو۔''

اس اُصول کے مطابق جو بھی قراءت ہوگی وہ قراءت صحیحہ اور ان حروف سبعہ میں سے ہے جن پر قرآن نازل ہوا، مسلمانوں پر اس کو قبول کرنا واجب ہے اور اگر تینوں شرائط میں سے کسی ایک شرط میں خلل آ جائے تو وہ قراءت شاذہ، ضعیف یا باطل ہوگی۔ [النشر: ۹/۲]

یہ بات کہ تمام قراءات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مصاحف میں سما جاتی ہیں ہم اس کی وضاحت ایک مثال سے کرتے ہیں، سورۃ الفاتحہ کی آیت ''ملك يوم الدين'' اس آیت میں ملك کو مَلِكِ اور مَالِكِ دونوں طرح پڑھا جاسکتا ہے اور یہ دونوں قراءات، متواترہ ہیں، روایت حفص میں اسے مٰلك میم پر کھڑا زبر اور روایت ورش میں اسے مَلك میم پر زبر کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ حجاز میں یہ دونوں الفاظ ایک ہی مفہوم کے لیے استعمال ہوتے ہیں یعنی روزِ جزا کا مالک یا روز جزا کا بادشاہ، جو کسی علاقے کا بادشاہ ہوتا ہے وہ اس کا مالک بھی ہوتا ہے، لیکن جس مقام میں اختلاف قراءت کے متعلق متواتر سند نہ ہو وہاں رسم الخط میں گنجائش کے باوجود دوسری قراءت پڑھنا ناجائز اور حرام ہے مثلاً سورۃ الناس کی دوسری آیت رسم عثمانی کے مطابق اس طرح ہے، 'ملك الناس' اس مقام پر تمام قراء مَلِكِ الناس ہی پڑھتے ہیں اسے کوئی بھی مالِكِ الناس کھڑے زبر کے ساتھ نہیں پڑھتا، کیونکہ یہاں اختلاف قراءت منقول نہیں ہے دراصل قراءت متواترہ کے اختلاف سے قرآنِ کریم میں کوئی ایسا ردّ و بدل نہیں ہوتا جس سے اس کے مفہوم اور معنی تبدیل ہو جائیں یا حلال حرام ہو جائے بلکہ اختلاف قراءت کے باوجود بھی قرآن، قرآن ہی رہتا ہے اور اس کے نفس مضمون میں کسی قسم کا کوئی فرق واقع نہیں ہوتا، بہرحال قراءت متواترہ جنہیں اَحادیث میں احرف سبعہ سے تعبیر کیا گیا ہے وہ آج بھی موجود ہیں اور اسکے انکار کی کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ